(رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی عرض دار الاماں بینی

نمبر ۱۶ | دار الامان قادیان یکم محرم سنہ ۱۳۱۸ ہجری و یکم مئی سنہ ۱۹۰۰ء | جلد ۴

عذر تقصیر

ہمارے ناظرین کے طبقہ میں یہ شکایت عام ہو چلی ہے - کہ اخبار الحکم بدیر شائع ہوتا ہے اور ربسا اوقات بعض احباب کو پہونچتا ہی نہیں - یا دو دو نمبر یکجا ملتے ہیں۔

ہم ان شکایتوں کو تسلیم کرتے ہیں گو اس سے پیشتر بھی متعدد مرتبہ ہم کو معذرت کرنے کا موقع ملا ہے لیکن اب کی مرتبہ ہم پھر ناظرین کی شکایتوں اور اپنی مشکلات کو اُنکے گوش گذار کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیا تعجب کہ مولیٰ کریم ایسی صورت نکالدے جس سے ان شکایتوں کے رفع ہونے کا موقع نکل آوے اس امر کا بیان کردینا بھی غالباً بیموقع نہ ہوگا - کہ ہر ایک حقیقی اصلاح کا کام علی العموم ابتداءً ایک دھیمی اور سُست رفتار سے چلتا ہے لیکن انجام کار اللہ تعالےٰ اُس کی کامیابی کو مقدر کرلیتا ہے الحکم کے ذریعہ قوم کی اندرونی خرابیوں کی اصلاح اور بیرونی حملہ آوروں کا دفاع مقصود ہے - پھر ابتداءً اگر اُسکی رفتار میں سرعت اور تیزی نہ ہو تو تعجب کی کیا بات ہے۔

مسلمانوں کو بدقسمتی سے قرآن کریم کی تعلیم اور اُس کی اشاعت سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اور وہ قرآن کریم کی اشاعت کرنے والی مجلسوں یا اخباروں کو مذہبی دیوانوں کے نام سے نامزد کرتے ہیں اس لئے عام لوگ الحکم کی خریداری کی طرف توجہ نہیں کرتے جو اُس کی توسیع اشاعت میں بڑی بھاری روک ہے - پس ایک مخصوص جماعت میں الحکم کی اشاعت ہے - اور پھر اُس جماعت میں سے بھی فیصدی تین آدمی ہیں جو اخبار لیتے ہیں - اور ان تین میں سے فیصدی ایک ضرور ہے جو اخبار کو بلاقیمت لینا چاہتا ہے ایسی صورت میں اخبار کی راہ میں مشکلات نہ آویں تو تعجب ہے؟ -

اخبار الحکم کا ہیڈ کوارٹر ایک گاؤں میں ہے جس کے اردگرد امرتسر یا لاہور سے ورے کوئی چیز سامان مطبع کے متعلق مل ہی نہیں سکتی - کارپرداز - کاغذ - سیاہی - دیگر سامان مطبع سب کا سب امرتسر یا لاہور سے لانا یا منگوانا پڑتا ہے اور دوسری جگہ سے اشیاء کے منگوانے اور لانے میں خواہ مخواہ ایک دو دن کی دیر ہوجانی ممکن ہے یہ بھی ایک بڑی روک ہے جو اخبار کے بدیر

شائع ہونے کی ممد ہے۔

عام طور پر مطبع کے کار پرداز۔ پریسمین۔ اور کل کش وغیرہ کوئی متدین اور خدا ترس آدمی نہیں ہوتے ہم نے کئی مرتبہ ان ظالم طبع لوگوں کے ہاتھ سے نقصان اُٹھایا ہے پیشگی تنخواہیں لے لے کر یہ لوگ بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر از سر نو کسی اور کی تلاش کرنی پڑتی ہے چنانچہ اس سال میں چار پریسمین آ چکے ہیں۔ ایسی صورتوں میں کس قدر دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

قادیان کا ڈاک خانہ باوجودیکہ بٹالہ کے مقابلہ میں بھی کام زیادہ ہے لیکن اسپر بھی ایک ادنیٰ درجہ کا برانچ آفس ہے جہاں محدود تعداد کے ٹکٹ رکھے جاتے ہیں اور بارہا ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ یہاں ٹکٹ نہیں ملتے اور اُن کے انتظار میں کئی کئی دن تک اخبار روانگی کے لئے ملتوی پڑا رہتا ہے۔

یہ تو وہ مشکلات ہیں جو عام طور پر ہماری راہ میں پڑی ہوئی ہیں اسپر سب سے بڑی اور زبردست مشکل **مالی مشکل** ہے اخبار کی قیمت کے بروقت ادا کرنے والے احباب کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ سنہ ۱۸۹۹ء کے دسمبر تک تین سو خریداروں میں ساڑھے چار سو روپے کا باقی رہنا ناظرین خود اندازہ کریں کہ کس قدر نقصان رساں بات ہے۔ اس موقعہ پر ہم کو بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ اگر افریقہ سے ہمارے مخدوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب (جنہوں نے نہ صرف کوئی پندرہ ایک جدید خریدار پیدا کر کے اُن کی پیشگی قیمت مَلے کر روانہ کی بلکہ ہر ایک خریدار سے **تین روپے** بطور امداد لے کر بھی روانہ کئے) امداد نہ کرتے تو بڑی بھاری مشکل کا سامنا ہوتا ــــ اسی طرح پر یہ بے انصافی ہو گی اگر ہم یہ بیان نہ کریں کہ گذشتہ سالوں کی زیر باریوں سے **ایک حد تک مخلصی** دلانے کے لئے برادرم بابو محمد افضل صاحب اور شیخ نور احمد صاحب نے افریقہ سے ایک سو روپیہ بھیجکر ہماری مدد کی۔ گویا سنہ ۱۸۹۸ء اور سنہ ۱۸۹۹ء کی مالی مشکلات میں ہماری افریقہ کی جماعت ہی نے صرف حصہ لیا اور ہندوستان کی کئی ہزار آدمیوں کی جماعت میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ہماری مدد کرنے والا ثابت نہ ہوا۔

اس قسم کی مشکلات میں اگر اخبار بدیر شائع ہو تو تعجب کی بات نہیں بلکہ اُس کا جاری رہنا ہی تعجب کی بات ہے۔ ہم نے کئی مرتبہ ناظرین کو توجہ دلائی کہ وہ اس کی پیشگی قیمت وقت پر ادا کریں۔ جدید خریدار ہم پہونچائیں امدادی چندے دیں مگر بجز چند آدمیوں کے کم متوجہ ہوے۔

ہم فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ **مفتی محمد صادق** ایک خریدار ہے جنکی زبان سے ہم نے (باوجودیکہ اخبار کی باقاعدہ اشاعت میں نقص ہے) جب سنا اظہار مسرت ہی سنا اور اُنکو الحکم کا مشکور ہی پایا **جزاہ اللہ احسن الجزا**۔ یہ ہمارا مطلب نہیں کہ اخبار الحکم کو کسی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ جسقدر اضطراب اور بیقراری الحکم کے پہونچنے وصول ہونے پر ظاہر کی جاتی ہے اُس سے پایا جاتا ہے کہ الحکم نے **سنہ ضروریہ** کو سبعہ ضروریہ بنا دیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے ہیں جو اُن مشکلات کے دور کرنے میں ہمارا ساتھ دیتے ہیں جو الحکم کے باقاعدہ اشاعت کی راہ میں پڑی ہوئی ہیں۔؟

ہم عام اخبارات کو دیکھتے ہیں کہ اُنمیں سے بعض بعض سالانہ قیمت پر بھی خریدے جاتے ہیں اور سالانہ چندہ دینے میں بھی چون و چرا کی جاتی ہے۔ بعض اخبارات ایسے بھی ہیں جنکے معاونین مستقل امداد دیتے ہیں۔ لیکن ہمکو واجب امداد چندہ کی بروقت وصول ہونے کی بھی دقت رہتی ہے۔

بہرحال ان مشکلات اور شکایات کا رفع کرنا ہمارے اور ہمارے ناظرین کی متفقہ کوشش اور خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے ہم نے اپنی طرف سے حتی الامکان اخبار کو بہتر اور عمدہ بنانے کی کوشش کی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ کریں گے مگر ناظرین کو مناسب ہے کہ وہ اپنے فرائض کی پوری پابندی کریں۔

ان مشکلات کے دفعیہ کے لئے سردست ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے پاس **کاغذ** کا معقول **ذخیرہ ہو**۔ اور ایسا ہی کم از کم ایک مہینہ کے محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ ہر وقت موجود رہیں۔ اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ کم از کم **ایکسو روپیہ** کا کاغذ اکٹھا منگوا کر رکھیں اور کم از کم ۲۵ روپے کے ٹکٹ ہر وقت موجود رہیں۔ ملازمان مطبع کی تنخواہوں کے لئے جس طرح پر اخبار کی قیمت آتی جاتی ہے وہ کفایت کر سکتی ہے۔ اگر ہمارے ناظرین ہمکو مدد دیں تو اُمید ہو سکتی ہے کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ الحکم کو ایک باقاعدہ اور عمدہ اخبار بنانے کے قابل ہو سکیں۔ اور اس رقم کا بہم پہونچانا ہمارے ناظرین کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

ہمارے مخدوم **نواب محمد علی خان صاحب** رئیس اعظم مالیر کوٹلہ نے **سو روپیہ** سالانہ اخبار کی امداد کے لئے

[illegible] تھا اگر وہ توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ہم ایک اور عام تجویز اس بارہ میں پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ مستقل طور پر کار آمد اور مفید ثابت ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے

کل خریداران اخبار سال بھر میں چار جدید خریدار پیدا کرنے کا ذمہ اُٹھائیں اور اُنکی قیمت درخواست کے ہمراہ بھجوائیں۔

اس طرح پر اشاعت اخبار میں بھی ترقی ہوگی اور اُس کی مالی مشکلات کا انتظام بھی ہو جاوے گا۔ اور یہ چار خریدار ایسے بہم پہونچائیں کہ ہر ایک اُنمیں سے اپنا یہ فرض سمجھ لے کہ وہ چار خریدار اپنی تاریخ خریداری سے ایک سال کے اندر اندر لیسی ہے

تاہم

چاہتے ہیں کہ بڑی سرعت کے ساتھ اس تجویز پر عمل در آمد شروع ہو ایک سو پچیس روپیہ کے لئے

مئی سنہ ۱۹۰۷ء میں ہم کو چونتیس جدید خریدار

بکار ہیں۔ اگر یہ ۳۴ جدید خریدار ۵ مئی سنہ ۱۹۰۷ء تک معہ پیشگی قیمت کے پیدا ہو جاویں تو ہم جون سنہ ۱۹۰۷ء سے انشاء اللہ تعالیٰ مستقل انتظام کر سکیں گے۔ ہفتہ وار ان معاونین کے نام شائع کرائے جاویں گے جو اس کار خیر میں ہمارے معاون ہوں گے۔

اس رقم کے پورا کرنے کے لئے جو صاحب بطور امداد کچھ دینگے بشرطیکہ وہ قیمت اخبار کے برابر ہو تو اُنکا اختیار ہوگا کہ وہ کسی صاحب کے نام اخبار جاری کرا دیں۔

آخر میں ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہماری یہ تحریر بے اثر نہ ہوگی۔ (ایڈیٹر)

ایوب صادق

آج ایک ایسے با اخلاص عزیز کی جدائی کا صدمہ ہمارے سامنے در پیش ہے کہ اس کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں پر اس مصیبت کے وقت ہم دل کے انشراح کے ساتھ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہیں کیونکہ ہم سب اللہ کے ہیں اور ہم اُسی کی طرف جانے والے ہیں کسی صدمہ اور مصیبت کے وقت انا للہ پڑھنا تو ایک رواج ہو ہی گیا ہے پر قربان ہوں ہماری جانیں اُس عبد صادق کی راہ پر جسنے ہمارے درمیان سے نفسانی اغراض کو دور کر کے ہم کو فی الحقیقت اللہ کا بنا دیا ہے اور ہر ایک دینی امر جو صرف جسم ہی رہ گیا تھا اُس نے پھر اُسمیں آکر وہی روح ڈالدی ہے جو کہ نبیوں کے خاتم سرور انبیاء سید ولد آدم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالا تھا۔ پس اے سُننے والے کیا تو تعجب کرتا ہے کہ ہم نے اس مردوں میں جان ڈالنے والے کو مسیح مانا۔ سو ہم ایسے ہو گئے ہیں کہ ہماری محبتیں اور ہمارے تعلقات محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم درحقیقت اللہ کے ہیں یہاں ہوں یا وہاں۔

اس محبت اور اخلاص اور ایمان کے پانے میں جو کہ حضرت امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود حضرت

مرزا غلام احمد صاحب
ایدہ اللہ تعالےٰ

کے ذریعہ سے لوگوں کو حاصل ہوا ہے ہمارا عزیز بھائی **مرزا ایوب بیگ** مرحوم و مغفور ابن مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور ضلع گورداسپور ایک نمونہ تھا۔ اتنے لمبے عرصہ کی ملاقات میں جو کہ مجھے اُس کے ساتھ تھی میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی دوستوں میں سے کسی کے ساتھ اُسکو بغض اور کدورت ہو یا اُسکے ساتھ کسیکو ہو۔ احباب کا وہ ہر وقت سپاہیوں کی طرح ایک ہوشیار خادم تھا ایسا کہ ہمارے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اُس کو والنذیر کہا کرتے تھے اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب وہ ہیں جنکے ریمارکس ہمیشہ پُر معنی ہوا کرتے ہیں اور بعض اوقات میں غور سے دیکھتا ہوں کہ ان کے مُنہ کی بات حق کہی ہوئی حضرت امام صادق و مصدوق علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الہامات اور اقوال سے ایسی جا ملتی ہے جیسے کہ بعض دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رائے کے مطابق حضرت سرور انبیاء پر وحی نازل ہو جاتی تھی + یہ عزیز اپنے امام کا سچا عاشق تھا اور اُس کا عشق مسیح کے ساتھ روز افزوں ترقی کر کے اُس حد کو پہونچ گیا تھا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اب ضرور تھا کہ وہ اس حالت کے ساتھ اس دنیا کو

کوچ کرکے اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہونچے - اس عزیز بھائی کے بعض حالات عجیبہ کے متعلق ایک مختصر کتاب لکھنے کے واسطے اس کے بڑے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ارادہ کیا ہے - اس کتاب کے دیکھنے سے لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا یہ بھائی کس طرح سے اپنے والدین کے حق میں فرمان بردار اور اپنے دوستوں کے واسطے خادم اپنے بزرگوں کا تابعدار اپنے امام کا جان نثار عاشق زار تھا اس لمبی بیماری کے عرصہ میں جو کہ اس عزیز نے اپنے بھائی کے پاس فاضلکا میں کاٹی ہے اُسنے ایسے صبر کا نمونہ دکھایا ہے کہ یقین ہوتا ہے کہ کسی نے الفار الٰہی سے پیدا ہونے کے وقت اس کا نام ایوب رکھا تھا۔

حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بیماری کی وقت جو غمخواری بذریعہ خطوط اور دوائیوں کے ارسال کرتے اور اس کے علاج کے واسطے مبلغ ۵ ارسال کرنے سے کی ہے اور اس کی عیادت کے واسطے اپنی طرف سے حکیم فضل الدین صاحب کو روانہ کیا ہے - اس کے بھائی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جس محبت کے جوش سے اسکی اس لمبی بیماری میں اسکی تیمار داری پر محنت اور مال خرچ کیا ہے اور تمام بھائی عموماً جس محبت کے ساتھ اس عزیز کے حال سے ہمیشہ پرساں رہے ہیں اور آخر دم تک جس استقلال اور نفس مطمئنہ کے ساتھ وہ اپنے ایمان پر قائم رہا ہے اسکی مرنے پر جو صبر اس کے اقارب اور عزیزوں نے دکھایا ہے یہ سب باتیں ایک نشان ہیں اس بات کے سمجھنے کے واسطے کہ جینا اور مرنا. بیماری اور تیمار داری ہر ایک حالت میں اگر انسان اللہ تعالےٰ کو راضی رکھنا چاہے تو وہ ہمارے امام کے قدموں میں گر کر اسبات کو حاصل کر سکتا ہے اس عزیز بھائی کو احباب میں سے ہر ایک کے ساتھ الفت و محبت تھی پر اس عاجز کے ساتھ اسکو ایک خاص مناسبت تھی کیونکہ ہم دونوں ایک باپ کے بیٹے تھے اور یہ ایک راز ہے جسکے سننے کی ہر ایک کو طاقت نہیں یہ عزیز سب کے درمیان پیارا تھا اور نہ صرف اپنوں ہی کے درمیان عزیز تھا بلکہ دشمنوں پر بھی ہمیشہ غالب تھا ایسا کہ بڑی بڑے مولوی اور مفتی کہلانے والے اور عربی علوم و فنون اور فقہ کے معلم اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرنے والے کی جب اس نے گردن پکڑی کہ یا حضرت مرزا صاحب کا امام برحق ہونا مجھہ سے سمجھہ اور یا انکا برحق نہ ہونا مجھہ پر ثابت کر تو اسکو تاب نہ ہوئی کہ اسکا مقابلہ کرے اور ہمارا والنیٹر بالآخر یہ کہہ کر اُس کے مکان سے واپس آیا کہ دیکھہ قیامت کے دن میں تیرا دامن پکڑوں گا کہ نہ تو مجھسے سمجھتا ہے اور نہ مجھے سمجھاتا ہے۔

غرض اس عزیز کا امام کے ہاتھہ پر بیعت کرنے کے ۹ سال بعد ۲۶ سال کی عمر میں ایسے ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر ہوا کہ ہمارے ایک دوست کا قول ہے کہ اُس کی زندگی اور موت ہر دو قابل رشک ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اُس عزیز کو اپنی رحمت سے بہشت میں بلند درجات اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قرب اُس عالم میں عطا فرماوے آمین

اور مجھے برادر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا یہ فعل بہت پیارا معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے اپنے بھائی کی روح کو ثواب پہونچانے کے واسطے ایکسو روپیہ قادیان بھیجا ہے تاکہ خدمات دینی میں صرف ہو اور در اصل مردوں یا زندوں کے واسطے اس زمانہ میں مال خرچ کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں کہ خدا کے قائم کئے ہوئے سلسلہ خدمات دینی پر مال صرف کیا جاوے باقی آج کل کے ملانوں کو کچھہ دینا تو میں سمجھتا ہوں کہ مال کو ضائع کرنے کے سوا اور کچھہ فائدہ نہیں رکھتا۔

محمد صادق بھیروی

از فاضلکا ضلع فیروز پور ۰ ۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ ء

تفسیر القرآن

کے طبع کا کام شروع ہو چکا ہوا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور توفیق شامل حال رہے تو بہت جلد پہلا پارہ نکل آوے ہمارے وہ دوست جنھوں نے پیشگی قیمت دینے کا وعدہ فرمایا ہے قیمت ارسال کرکے ہماری امداد کریں۔ تاکہ طبع کے کام میں کسی قسم کی روکاوٹیں پیدا نہ ہوں

مینیجر الحکم

شمس الدین

بقیہ روئداد جلسہ عید اضحیٰ

ایک عظیم الشان نشان کا ظہور

بنگرائے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بہر چشم نشانی ہست کبیر

جب حضرت اقدس حسب تحریک جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی باہمی خلّت و اخوت پر تقریر فرما چکے تو اللہ تعالیٰ کے القا اور ایما کے موافق حضور نے عربی زبان میں خطبہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا چونکہ یہ خطبہ ایات اللہ میں سے ایک زبردست آیت اور لا نظیر نشان ہے جو ہماری آنکھ کے سامنے بلکہ ایک عظیم الشان گروہ کے سامنے پورا ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ زبردست نشان نے الحقیقت ایک اعجاز تھا۔ غرض حضرت اقدس عربی خطبہ پڑھنے کے لئے طیار ہوئے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان طیار ہو گئے تو آپ نے یا عباد اللہ کے لفظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا ہماری زبان میں طاقت نہیں کہ آپکے لب و لہجہ کی تصویر الفاظ میں کھینچ سکے الفاظ میں ایک برقی اثر تھا جو اندر ہی اندر طبیعت کے مواد ردیہ کو زائل کر رہا تھا۔ شکل صورت اور زبان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور اسکی زبان اسکے اختیار میں نہیں ہے۔ نیم باز آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ ایک سُکر کی سی حالت طاری ہے۔ حضرت اقدس کھڑے ہوئے تھے چند عربی فقرات بولنے کے واسطے جو گویا ارشاد الٰہی کی تعمیل تھی لیکن کوئی دو گھنٹے تک ایک وسیع اور فصیح خطبہ جو حقایق و معارف سے پُر تھا تہذیب نفس اور اصلاح روح کے لئے ایک نسخہ شفا بخش تھا۔ جسقدر معرفت کے دقیق راز اس خطبہ میں بیان کئے گئے ہیں واللہ باللہ ایسے تھے کہ نہ کبھی اس سے پیشتر کان آشنا تھے اور نہ آنکھ نے کسی کو بیان کرتے دیکھا تھا۔ حضرت اقدس نے اثنا خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق یہ عظیم الشان نشان پورا ہوا۔

خطبہ میں کیا ہے

اس امر کی تفصیل کیلئے ایک جداگانہ مضمون کی ضرورت ہے لیکن جبکہ عربی خطبہ چھپ کر شائع ہو جاوے گا خود پتہ لگ جائے گا کہ اسمیں کیا ہے؟ مختصر طور پر ہم اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ اس عربی خطبہ میں اول قربانی کی حقیقت بتائی پھر بتایا ہے کہ خلیفۃ اللہ کیا ہوتا ہے اور آخر میں اپنے دعوے اور مقام کا تذکرہ ہے اور مخالفین پر اتمام حجت کا بیان ہے۔

مولوی عبد الکریم صاحب ترجمہ سناتے ہیں

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھکر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اسکا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا۔ کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی الحمد للہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے جس خوبی اور فصاحت کے ساتھ اسکا ترجمہ کیا یہ بجائے خود ایک نشان تھا کسی دوسری زبان کے بیان کردہ مضامین کو اپنی زبان میں ارتجالاً ادا کرنا آسان کام نہیں ہے اور خصوصاً معارف و حقائق کا ترجمہ۔ مگر مولوی صاحب نے جس صفائی کے ساتھ ترجمہ سنایا وہ گویا روح القدس کی امداد سے بول رہے تھے۔ لفظی با محاورہ سلیس مسلسل جسقدر خوبیاں ایک ترجمہ میں ہونی چاہئیں وہ سب موجود تھیں۔

سجدۂ شکر مبارک

ابھی حضرت مولانا موصوف ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ "ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے آخر مولانا صاحب نے ترجمہ ختم کیا

اور ترجمہ ختم کرتے وقت نماز ظہر کا وقت ہوگیا۔ پس نماز ظہر اور عصر جمع کرکے ادا کی گئی۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اتنی مہلت دی کہ قرآن کریم کی طرح ایک عظیم الشان نشان ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا۔ اب خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارا خاتمہ اور حشر اس امام کے ساتھ کرے جس پر اُسکی نصرتوں کی بارش ہورہی ہے اور دنیا کو دیکھنے کی آنکھ اور سمجھنے والا دل عطا فرماوے آمین

مولٰنا مولوی عبد الکریم صاحب کا خطبہ

جلسہ عید اضحیٰ کی روئداد میں سے اب صرف مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا خطبہ باقی ہے جو بوجہ عدم گنجائش ہم اگلی پرچہ اشاعت میں درج کریں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

کلماتِ طیّبات

حضرت امام الزمان علیہ السلام

نبی کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ اُس کے ساتھ قوت قدسی ہوتی ہے۔ اور اُسکے دل میں لوگوں کی ہمدردی۔ نفع رسانی اور عام خیر خواہی کا بیتاب کردینے والا جوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت حق تعالیٰ نے فرمایا ہے لعلك باخع نفسك ان لا یکونوا مومنین۔ یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کردے گا اس خیال سے کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ اس کے دو پہلو ہیں ایک کافروں کی نسبت کہ وہ مسلمان کیوں نہیں ہوتے۔ دوسرا مسلمانوں کی نسبت کہ اُنمیں وہ اعلےٰ درجہ کی روحانی قوت کیوں نہیں پیدا ہوتی جو آپ پاتے ہیں۔

چونکہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے اس لئے صحابہ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں۔ مگر انبیاء کے دل کی بناوٹ بالکل ہمدردی ہی ہوتی ہے اور پھر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو جامع جمیع کمالات نبوت تھے آپ میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی آپ صحابہ کو دیکھکر چاہتے تھے کہ پوری ترقیات پر پہونچیں۔ لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا آخر صحابہ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔

سارا مدار مجاہدہ پر ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ ہم میں ہوکر کوشش کرتے ہیں ہم اُن کے لئے اپنی تمام راہیں کھولدیتے ہیں۔ مجاہدہ کے بدون کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر میں چور کو قطب بنادیا دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور ایسی ہی باتوں نے لوگوں کو ہلاک کردیا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کی جھاڑ پھونک سے کوئی بزرگ بنجاتا ہے۔ جو لوگ خدا کے ساتھ جلدی کرتے ہیں وہ ہلاک ہوجاتے ہیں دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے روحانی ترقی بھی اسیطرح ہوتی ہے اور بدون مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالےٰ میں ہوکر۔ یہ نہیں کہ قرآن کریم کے خلاف خودہی بیفائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کربیٹھے۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تاکہ میں دنیا کو دکھلا دوں کہ کسطرح پر انسان اللہ تعالےٰ تک پہونچ سکتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے نہ سب محروم رہتے ہیں اور نہ سب ہدایت پاتے ہیں۔

مسدس قابل توجہ اہل اسلام

قوموں کے درمیان تھا شور اک مچا ہوا
بازار گرم تھا لیں ارتداد کا
ہر ایک اپنے آپ کو حق پر تھا جانتا
کیسا ہی گو کہ ٹیڑھی سے ٹیڑھا ہو چل رہا
ازبس تھے حملے ہورہے قرآں کی شان پر
قرآن و بے گناہ پیمبر کی آن پر

ہر جا گروہ صلیب تھی اسلام کے لئے
اہل صلیب دانت ہی پیسے تھے پیستے
آریہ ستم کے آریہ سے ہی تھے چل رہے
سکھوں کے حملے اور بھی قہر و غضب کے تھے
دشمن مخالفت پہ تھے ایسے اٹھے ہوئے
دین نبی کی جان کے تھے لالے پڑے ہوئے

تھے بڑہ کے زور و شور میں ادیان باطلہ
اسلام کے مٹانے میں تھا خشک فلسفہ
تہا نیں مار خاں بنا ہر ایک مرد کہ
ہر ایک عدو کا بڑھ گیا بے طرح حوصلہ
تھے ہر طرف سے رند سوا لیس حملہ آوری
ازبس بحال زار تھا دین محمدؐی

ایک شخص ایسے حال میں اٹھا قادیان

دل جسکا خون ہو گیا ہر کار دشمنان
اُٹھتا ہے جان بحق اکھڑا میدانیں پہلوان
ہوئے تھے عدو بھی بے نام و نشان
دس دس لگائیں اسکو لگا انہی تھنے ایک
میدان لگا وہ جیتی ہر اک سو مرد نیک

منہ بند سب مخالفوں کے ہونے لگ گئے
دس دس جواب پائے ایک اعتراض کے
سب پر عقیدہ کے جیسی صحیح انکی ہیں کھلے
دشمن ہے حق کا اب بھی جو اُبھرا ڈارے
کوئی نہیں جو آوے مقابل جہان سے
کھائی نہ بہر شکست وہ اس پہلوان سے

دکھلایا اُس نے تابع قرآن فلسفہ
دیوے ہر ایک امر کا قرآن سے فیصلہ
شرع نبی ہے حکمت و حکمت ہے لیس ہمہ
دکھلایا سب جہان کو نبی جی کا مرتبہ
لازم ہے ایسے شخص پہ ہو جائیں ہم نثار
ایک تیم و جان ہیں جنہیں کیا بلند تبار

دکھلائیں منکروں کو ہیں اسلامی خوبیاں
مردی ہیں اور دین یہ زندہ ہے بر زمان
ہے معجزات اور کرامات کی یہ کان
تصدیق معجزات نبی کی دیدنشان
افسوس اُنپہ جنکی کہ آنکھیں نہیں کھلیں
اس آفتاب و نور سے روشن نہیں ہوئیں

دکھلائی ہے وہ شان عرب کی زبان کی
یعنی زبان احمد عالی مکان کی
مانیں گی قومیں بولی یہ جڑ ہے جہان کی
مانیں گی قومیں مان عربی ہر زبان کی
حق سے دُعا ہے جلدی سے جب جائیں گی یاب
سب قومیں جسمیں اس نے ہیں کر ڈالی لاجواب
نکلا وہ حامی دین کا ہے مال و جان سے
نکلا وہ حامی دین کا طرز بیان سے
ثانی نہیں ہے کوئی بھی جسکا جہان سے
بالا ہیں جسکی کوششیں وہم و گمان سے
جائز ہے ہمکو قدر کریں ایسے مرد کی
دینی نمایاں کاموں سے دار و گیر دردکی

شرطیں لگائیں جان کی اُس نے برائے دین
سولی پہ کھینچا جانا وہ چاہے برائے دین
مرنا اور اپنا جینا بتائے برائے دین
آرام سب بھلائے ہیں اُس نے برائے دین
افسوس ایسے حامی دین پہ نہ گر مریں
دھو دھو کے پاؤں ایسے کے پیئے نہ گر نہیں

جانم فدا شود بره دین مصطفیٰ
کہتا ہے بار بار ثبوت اور ہے دے رہا
سب طاقتوں کو ہے رہ مولی میں رکھدیا
سب مال و جان وقف رہ دین ہے کر رہا
صد حیف ایسے حامی کو کوستے اگر کوئی
تیغ و تبر سے ایسے پہ دوڑے اگر کوئی

یارو وہ کیسا دل ہے وہ جس سے یہ کہے
جیتے جو مجھ سے سولی پہ وہ مجھکو کھینچ لے
کھینچو گلی گلی گلے رسّا وہ ڈال کے
رسوا کرے جہانمیں اور روسیہ کرے
ایمان کامل اس سے تو ظاہر ہے بر خدا
ہے ظلم دیویں ایسے کو کافر اگر بنا

نبی سے جان سارے جہاں سے مقابلہ
قومیں ہیں ساری ٹوٹ پڑی اُسپہ بے جفا
اپنا پرایا خون کا پیاسا ہے پھر رہا
حیران ہوں کیونکہ زندہ ہے جیتا ہے میرزا
دشمن ہمارا اک ہو تو ڈر ڈر کے مر مٹیں
حامی خدا ہے اُسکا سوا اس کے کیا کہیں

سو بار یوں ہوا ہے کہ اب میرزا نہیں
گر دانا یوں گیا ہے کہ ہوتا رہا نہیں
سُن پایا مژدہ سانحہ کچھ بھی گیا نہیں
مرد خدا کا بال بھی بیکا ہوا نہیں
ہوتی خدا کے مرد پہ گلزار نار ہے
کیا جانوں عز و غرض سے کیوں ہمکو عار ہے

کہتا ہے وہ کہ رد کا نہ جاؤں گا تم سے میں
استادہ ہوں گرایا نہ جاؤں گا تم سے میں
مارو گے خود ہی جیتا نہ جاؤنگا تم سے میں
خود ہی کٹو گے کاٹا نہ جاؤنگا تم سے میں
شاہیں واقعات نہ جرأت ہے بے سبب
اُسکو تسلی دینے پہ ہے بالضرور رب

فدیہ ساقا وہاں ہے جہالت میں بے مثال
لایا کہاں سے میرزا علمی بھلا کمال
لایا کہاں سے ہے وہ براہین لازوال
لایا کہاں سے زندگی بخشندہ ہے وہ فال
فضل خدا ہے آتا نظر صاف صاف ہے
ہرگز نہ ماجرا یہ کرم کے خلاف ہے

سوچیں تو خاص ہمپہ مقدر یہ فضل تھا
سو حکمت و معانی کا دفتر یہ فضل تھا
اک وقت خاص کو ہوا ہمپر یہ فضل تھا
ہونا زبان میرزا سے ظاہر یہ فضل تھا
اب خاص اپنے وقت پہ ہے یہ چکا گیا
افسوس اُسپہ شاکر حق جو نہیں ہوا
باہم جھگڑنا قوموں کا اب تھا لکھا گیا
حملوں کا ہونا حق پہ مقرر تھا ہو چکا
ایسے ہی موقعہ کو یہ مخصوص لطف تھا
وقت مقرر اپنے پہ ہے یہ چمک اُٹھا
کوئی نہیں جو لکھا خدا کا مٹا سکے
کوئی نہیں جو حق کے نوشتے چھپا سکے

کیا جبکہ پہلی عمر تھا حفاظ مو ش میرزا
نفسانی خواہشات کے غلبوں کے موقعہ
کیا پیری میں ہی جھوٹ کا جسکا دیا پڑا
ہرگز نہیں یہ دھوکا ہے دنیا کو لگ رہا
دنیا تباہ ہو چکی وہم و گمان سے
تھوڑے ہیں جو کہ طالب حق ہیں جہان سے

وہ کل و عمر جھوٹ کی تہمت سے پاک ہے
دل ایسی تہمتوں سے بہت دردناک ہے
سُن سُن کے باتیں سینہ ہوا جاتا چاک ہے
اک نور حق پہ ڈالتی مخلوق خاک ہے
افسوس لطف حق کی نہ کچھ قدر کر سکے
اک مرد حق کے کاٹنے ہیں سب ہیں لگ گئے

حق الیقین ہوا ہے خود لطف و نیت یہ طوطی ناده مرد خدا تو ہے سر بسر
اتحاد جو بتا وہ دیتا ہے نقل کر + اپنا اختیار کچھ اسمیں نہ ذرہ بھر
صد حیف آسمانی صدا دیں کی نقل میں
کافر نسوں کی وہ پھیرے ہے عقل میں
مخلصین میرزا صاحب سنو لیب + دامن ہر پکڑا آپنے صادق کا بگمان
مجھ پہ ہر جو چھوڑو اسکا جبتک ہے تریچان ہا موحق سے دوری تباہی کی ہے لڑائی
ہرگز مکذبوں کے نہ ہمراہ تم چلو
اُن کے مآل کار سے ڈرتے سدا رہو
الخد العشق محمد محمد م + کافر ہیں کتنے ایسے فدائی اور مدم
اسکی تمام خوبیاں مجھ پہ ہیں ایک قلم مسکین ہو شبہ ملک تحق شعلہ ہم
یارب وہ فہم خلق کو اپنی تو کر عطا
کھلجائے تیرے بندہ کا ہر اک یہ مرتبا

میبرے کا سُرمہ

مصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا دیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے بلغ عا میبرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ے خالص ممیرانی ماشہ علعہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی میبرے کے سرمے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر پروفیسر میاسنگھ اہلو والہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میبرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش پرشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن کمزوری نظر ناخنہ پا ہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میبرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲۔ میں بڑی خوشی سے میبرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاسنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے جسکا میں نے تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد و خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں اُنمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُسکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایم ایس ایل اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ میں نے میبرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میبرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میبرے کا سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میبرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ ۵۰۰۰ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ہر قسم کے موقع اور سہولتیں دیں اُن کے احسان کا یہ شکر ہے کہ بے گناہ انگریزی افسروں کو قتل کر دیا جاوے - میں تو صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو خون ناحق سے نہیں ڈرتے اور محسن کے حقوق ادا نہیں کرتے وہ خدا تعالیٰ کے حضور سخت جواب دہ ہیں۔

ان مولویوں کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے جمہوری اتفاق سے اس مسئلہ کو اچھی طرح شائع کریں اور ناواقف اور جاہل لوگوں کو فہمائش کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ وہ امن آزادی سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہیں - اور یہ

مبارک سلطنت نیکی اور ہدایت پھیلانے میں کامل مدد گار ہے پس اس کے خلاف محاربہ کے خیالات رکھنے سخت **بغاوت** ہے اور یہ **قطعی حرام** ہے

وہ اپنے قلم اور زبان سے جاہلوں کو سمجھائیں اور اپنے دین کو بدنام کر کے دنیا کو ناحق کا ضرر نہ پہونچائیں ہم تو گورنمنٹ برطانیہ کو آسمانی برکت سمجھتے ہیں - اور اس کی قدر کرنا اپنا فرض +

افسوس ہے مولویوں نے خود تو اس کام کو کیا نہیں اور ہم نے جب ان جاہلانہ خیالات کو دلوں سے مٹانا چاہا تو ہمکو **دجال** کہا صرف اسواسطہ کہ ہم محسن گورنمنٹ کے شکر گذار ہیں مگر ان کی مخالفت ہمارا کیا بگاڑ سکتی تھی ہم نے بیسیوں رسالے اس مضمون کے عربی فارسی اردو انگریزی میں شائع کئے اور ہزاروں اشتہار مختلف بلاد و امصار میں تقسیم کر دیئے ہیں اس لئے نہیں کہ گورنمنٹ سے ہم کوئی عزت چاہتے ہیں بلکہ

خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ ہم اس کام کو اپنا ضروری فرض سمجھتے ہیں اور اگر ہم کو اس خدمت کے بجا لانے میں تکلیف بھی ہو تو ہم پرواہ نہیں کرتے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ احسان کی جزا احسان ہے پس پوری اطاعت اور وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کی مسلمانوں کا فرض ہے۔

اسماء مبائعین

حضرت امام علیہ السلام

1 بہارا امام بستی وریام ضلع جھنگ
2 بخاور صاحب " "
3 قطب الدین صاحب - اسکندریہ - گجرات
4 مولوی عظیم اللہ صاحب - نابھا ریاست
5 ابراہیم شاہ صاحب - مسلبنگن - انبالہ
6 علی بخش صاحب نابھا
7 عبد الرحیم صاحب "
8 نور محمد صاحب چک لوہٹ - لدھیانہ
9 مرزا عبا سعلی صاحب - لائل پور
10 سلطان حامد صاحب قتالپور - ملتان
11 رمضان الدین صاحب " "
12 غلام حسن صاحب گھنگھروالہ "
13 مولوی غلام محمد سرائے سدھو "
14 میاں اللہ بخش - ملتان پاک دروازہ
15 محمد منیر ہیڈماسٹر - غوطہ
16 شہاب الدین صاحب - دہیڑووالی - سیالکوٹ
17 فضل احمد صاحب - سیالکوٹ
18 شیخ رمضان - کشمیر
19 غلام رسول عرف رسل بٹ - کشمیر
20 کیما - بھینی ضلع گورداسپور
21 قاضی سلطان احمد کوٹ قاضی محمد زاہد - ضلع گوجرانوالہ
22 قاضی فیض احمد " "
23 قاضی عبد الرحمن " "
24 لدھو چوکیدار کوٹ قاضی محمد جان صاحب "
25 محمد عثمان صاحب ساکن گوڑ فدیپہان پورہ ضلع مچھلی بندر حال حیدرآباد دکن صیغہ دار ڈاک خانہ مغلئی "
26 عبد المالک - چک سکندر ضلع گجرات
27 ذوالفقار [illegible] " "
28 امیر حیدر شاہ - بھرت ضلع شاہپورہ
29 کریم بخش - بھینی گورداسپور
30 نواب " "
31 محمد الدین - کالرا ... گجرات
32 فقیر محمد لواپنڈ - قادیان -
33 غلام حسین قصور - لاہور
34 زبردست خاں - کشمیر
35 عبد الرحیم مزین قادیان -
36 حافظ نصیر خان "
37 بوٹا سپاہی ملازم فریدکوٹ
38 احمد خان - جٹال - راولپنڈی
39 محمد حسن - دہلی - ولد مولوی محمود حسن خان
40 شبیر محمد - پھلور - جالندھر
41 خدا بخش سیالکوٹ
42 سراج الدین - ضلع گجرات
43 ابو فضل الدین کیریام ضلع ہوشیارپور
44 فقیر شاہ نور کوٹ - ضلع گورداسپور
45 کریم بخش کشمیری لاہور -
46 قدرت اللہ خاں مہاجر - شاہجہانپور ہند
47 رحیم بخش - پٹیالہ
48 مولا بخش "
49 محمد یوسف "
50 حافظ نور محمد - سوندہا - پٹیالہ
51 آخوند مولوی محمد رمضان حکیم - شہر کمال ڈیرہ تعلقہ کندیارہ ضلع حیدرآباد سندھ -
52 عبد الجلیل - بھیرہ - شاہپور
53 سید محمد علی شاہ سیالکوٹ
54 عبد العظیم چک سکندر - گجرات
55 اللہ رکھا " "
56 اللہ دتا " "
57 میاں محمد سوداگر - پشاور حال [illegible]
58 ولی محمد " "
59 پیر بخش کھنگمنہ - ہوشیارپور
60 عبد اللہ " "
61 غلام نبی بہارڑہ - لدھیانہ
62 لال - چک سکندر -

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتے ہیں اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے یکساں کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے ر خالص ممیرا فی ماشہ عسہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جکو عموماً آنکھ دکھنے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ یا ہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مرضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں کے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۸۹۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

زعلام

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا